REGD L. No. 5254

(65)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم :۔ سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

قیمت
فی پرچہ ۱/

جلد ۲	۲۴ ظہور ۱۳۲۷ ہش	۱۸ شوال ۱۳۶۷ھ	۲۴ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کوئٹہ ۱۷ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل بخار کی وجہ سے ناساز رہی آج بخار نہیں ہے مگر کونین کے استعمال کی وجہ سے ضعف محسوس ہو رہا ہے۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندانِ نبوت کے دیگر افراد خیریت سے ہیں۔

کل شام کراچی سے مرزا مظفر احمد صاحب ڈی سی سیالکوٹ تشریف لائے

پاکستان کا وفد کابل پہنچ گیا

کابل ۲۳ اگست افغانستان کے جشن استقلال میں شرکت کرنے کیلئے پاکستان کا وفد وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر کی قیادت میں آج افغانستان کی دارالحکومت کابل پہنچ گیا پاکستان میں مصر کے مدار المہام خطیب الحسینی بھی وفد ہمراہ کابل تشریف لے گئے ہیں۔ جشن استقلال کل سے شروع ہوگا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔

روزنامہ ”تسنیم“ اور سہ روزہ ”کوثر“ کی اشاعت چھ مہینے کیلئے بند کر دی گئی

سرکاری ملازموں کیخلاف جھوٹی خبریں چھاپنے پر سخت کارروائی کیجائیگی

لاہور ۲۳ اگست پچھلے کچھ دنوں سے حکومت مغربی پنجاب کی توجہ اس صوبے کے کچھ اخبار دس میں چند ایسے مضامین کیطرف مبذول ہوئی ہے جن کی اشاعت پاکستان کے مفاد عامہ کیخلاف خطرناک صورت حالات پیدا کر سکتی ہے۔ بڑے کھلے اور گہرے انداز میں یہ پراپیگنڈا ہمارے اہم ترین قومی نظریات کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا جا رہا ہے اس سے پاکستان کی کشمیری مسلمانوں کو مدد پہنچانے کی کوشش اور ریاست کشمیر کے کسی نو آبادی کے ساتھ آزاد ریاستے شماری کے بعد الحاق پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اس پراپیگنڈے کا مقصد لوگوں میں پاکستان اور اسکے موجودہ لیڈروں کیخلاف بے اطمینانی اور نفرت پھیلانا ہے اسوقت جب ہماری آئندہ امیدیں قوم کی یکجہتی اور تنظیم سے وابستہ ہیں۔ ہمارے محبوب لیڈر قائد اعظم محمد علی جناح کی شخصیت سے انحراف یا ملک میں منافرت اور شرارت پھیلانا بہت مذموم ہے۔

چنانچہ حکومت نے احکام جاری کئے ہیں کہ روزنامہ ”تسنیم“ اور سہ روزہ اخبار ”کوثر“ کی اشاعت چھ مہینوں کیلئے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت بند کر دی جائے۔ حکومت یہ بھی واضح کر دینا چاہتی ہے کہ باوجود متواتر اپیلوں کے کئی اخبار سرکاری افسروں کیخلاف غیر مصدقہ خبریں چھاپتے ہیں اور اُن پر بے بنیاد الزام لگاتے رہتے ہیں حکومت صحیح نکتہ چینی کو بُرا نہیں سمجھتی عوام کیطرف سے ملازمین کا محاسبہ اگر مصدقہ اطلاعوں پر مبنی ہو۔ تو اس کا اچھا اثر ہو سکتا ہے مگر آج کل کی اندھا دھند آتش اندازی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ آئندہ سرکاری ملازموں کے خلاف جھوٹی خبریں چھاپنے پر حکومت کیطرف سے سخت کارروائی کی جائیگی۔ ایکبار پھر حکومت کیطرف سے اخبار نویسوں کے نام اپیل کی جاتی ہے کہ وہ سرکاری ملازموں کی دفتری حیثیت یا دیانت پر بیجا حرف گیری سے پرہیز کریں (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

مشرقی پنجاب والے بھی بہنوں بیٹوں کو بھولکر فراہمی مال میں لگ گئے ہیں

لاہور ۲۳ اگست۔ آج مقامی اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے شیخ صادق حسن ایم ایل اے نے فرمایا۔ افسوس مشرقی پنجاب کے لوگ بھی یہاں آکر اپنی بچھڑی ہوئی ماؤں۔ بہنوں اور بیٹوں کو بھول کر مال و منال کی حرص میں گم ہو گئے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ قوم کی اس لٹی ہوئی دولت کی بازیابی کے لئے سرتوڑ کوشش کرے سرکاری اور غیر سرکاری طریقوں سے اس کار خیر کو انجام دیکر مسلمانوں کی عزت کو محفوظ کرے۔

آپ نے کہا وقت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم آرڈیننس فیکٹریاں کھولیں۔ اور حکومت کم از کم اُن لوگوں کو ہتھیار ضرور بہم پہنچائے جنہیں وہ لائسنس جاری کر چکی ہے آخر میں آپنے حکومت کو انسداد بیکاری کی کمیٹی کا قیام عمل میں لاکر ملک فوری طور پر چھوٹی چھوٹی صنعتیں جاری کرنے کی تلقین کی۔ اور عوام سے اپیل کی کہ وہ شیخ صاحب کے مطالبات کو بار بار پیش کر کے حکومت کو اس پر عمل کرنے کیلئے مجبور کریں۔ (نامہ نگار خصوصی)

مغربی طاقتوں کے ایلچیوں کی روسی وزیر خارجہ سے آخری ملاقات

ماسکو ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی طاقتوں کے ایلچیوں اور روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کے درمیان آج شام آخری ملاقات ہوگی۔ چنانچہ اس ملاقات کے بعد امید ہے پتہ چل جائیگا کہ برلن کے قضیہ کے متعلق چار بڑوں کی ملاقات کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے یا نہیں کہا جاتا ہے بڑی طاقتوں کے ایلچی اب اس بارے میں بالکل متفق ہو گئے ہیں۔ کہ اس معاملے میں انہیں کیا طریق کار اختیار کرنا چاہیئے۔ ایک فرانسیسی کا بیان ہے کہ مغربی طاقتوں کے ایلچی آج رات مارشل سٹالن سے بھی ملاقات کریں گے۔

بمبئی میں مسلمانوں کی گرفتاری

بمبئی ۲۳ اگست آج یہاں تین اور مسلمانوں کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ حکومت نظام کی طرف سے جاسوسی کا کام انجام دے رہے تھے۔

آزاد کشمیر کے علاقے میں جابجا شفاخانے قائم کئے جائینگے

پنجاب طبی کانفرنس ایک جامع سکیم مرتب کر رہی ہے

لاہور ۲۳ اگست۔ حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ نشر و اشاعت کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت آزاد کشمیر نے آزاد کشمیر کے علاقے میں شفاخانے کھولنے کے متعلق پنجاب طبی کانفرنس کی پیشکش کو شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پنجاب طبی کانفرنس اس سلسلہ میں ایک جامع سکیم مرتب کر رہی ہے یاد رہے کہ کانفرنس مذکورہ ان شفاخانوں کے تمام اخراجات خود برداشت کرے گی۔ پنجاب کے جو طبیب اعزازی طور پر کانفرنس کے زیر اہتمام ان شفاخانوں میں کام کرنا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے اس نیک ارادے سے حکیم عبداللطیف خانصاحب شادانی جنرل سیکرٹری پنجاب طبی کانفرنس ۱۲ چیمبرلین روڈ لاہور کو مطلع فرمائیں پنجاب طبی کانفرنس امید رکھتی ہے کہ مظلوم کشمیری بھائیوں کی طبی امداد کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے طبیب صاحبان کثیر التعداد میں اپنی خدمات پیش کریں گے

چوہدری غلام عباس اور سردار ابراہیم کی خان لیاقت علیخاں سے ملاقات

کراچی ۲۳ اگست حکومت آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس اور صدر سردار محمد ابراہیم کل پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علیخاں سے ملاقات کریں گے آزاد کشمیر کے یہ دونوں زعماء پاکستان کے وزراء سے بات چیت کرنے کیلئے ہفتے کی شام کو کراچی پہنچے تھے۔

پرائمری۔ ڈسٹرکٹ اور صوبائی لیگوں کے انتخابات

۳۱ اکتوبر تک ختم ہو جائینگے

لاہور ——— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۲۳ اگست

مغربی پنجاب الیکشن بورڈ نے لاہور پہنچکر مختلف مسلم لیگوں سے تازہ صورت حال پر گفتگو کر کے تازہ حالات سے آگہی حاصل کی۔ بورڈ کو بتایا گیا کہ مغربی پنجاب کے سولہ اضلاع میں قریباً بیس لاکھ پرائمری لیگوں کے رُکن بن چکے ہیں۔ جو انتخابات میں حصہ لیں گے۔

اور کم و بیش اڑھائی سو تین سو پرائمری لیگیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان سب کو خود دیکھ بھال نہ کر سکنے کے پیش نظر بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مختلف اضلاع میں ضلعوار انتخابات کی نگرانی کرنے کیلئے ۱۶ الیکشن آفیسر مقرر کئے جائیں جو اُن ضلعوں کے انتخاب اپنی نگرانی میں کرائیں۔ ان انتخابوں کے سلسلے میں جو اپیلیں ہونگی اُن کی سماعت خود بورڈ کریگا لیکن ضلعوں کے انتخابات کی جو اپیلیں ہونگی اُنہیں سماعت کیلئے چوہدری خلیق الزمان کے پاس بھیجدیا جائیگا انتخابات کا پروگرام حسب ذیل مقرر ہوا ہے:۔ ۱۔ پرائمری لیگوں کے انتخابات یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر
۲۔ الیکشن درخواستوں کیلئے آخری تاریخ ۲۲ ستمبر
۳۔ ڈسٹرکٹ لیگوں کے انتخابات ۲۸ ستمبر تا ۱۰ اکتوبر
۴۔ صوبائی لیگوں کے انتخابات ۳۱ اکتوبر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۲۴ اگست ۱۹۴۸ء

برطانیہ حیدرآباد اور ہند

خبر ہے کہ برطانیہ پیرس میں اس امر کی تحقیقات کر رہا ہے۔ کہ جو ایک لینکاسٹر ہوائی جہاز فرانس سے اڑ کر ریاست حیدرآباد گیا تھا جس میں سوئٹزرلینڈ کے بنے ہوئے اسلحہ تھے اس کے متعلق برطانیہ کے ایک سرکاری ترجمان نے اس بات کی تردید کی ہے کہ برطانیہ نے حکومت فرانس سے باز پرس کی ہے۔ بلکہ اس کا کہنا ہے کہ برطانیہ محض تحقیقات کر رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر انڈین یونین اور حیدرآباد کا قضیہ انڈین یونین کا گھریلو معاملہ ہے۔ جیسا کہ وزیراعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی نے بیان کیا ہے تو برطانوی حکومت کے لئے کہاں تک جائز ہے کہ وہ اس معاملہ میں دخل دے اور تحقیقات کرتی پھرے کہ حیدرآباد کو اسلحہ لے جانے والا کوئی ہوائی جہاز کہاں سے روانہ ہوا۔ اگر ہوائی جہاز برطانیہ سے یا کسی ایسے ملک سے روانہ ہوتا جو برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر ہوتا تو پھر بھی برطانیہ کی دلچسپی کسی حد تک جائز سمجھی جا سکتی تھی۔ مگر ایک غیر ملک میں تحقیقات کرنا تو سراسر جانبداری ظاہر کرتا ہے بیشک انڈین یونین فی الحال برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر ہے۔ لیکن اس وقت جب کہ حیدرآباد اور انڈین یونین کا قضیہ یو۔ این۔ او میں پیش ہونے والا ہے۔ اور حیدرآباد برطانیہ پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ اس نے اپنے وعدوں کو فراموش کر دیا ہے برطانیہ کو دنیا میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے حیدرآباد سے اس کی معاندت ظاہر ہو۔ افسوس ہے کہ برطانیہ نہ صرف یہ کہ اپنی غیر جانبداری کو ہی قائم نہیں رکھ رہا بلکہ وہ عمداً انڈین یونین کی طرفداری کر رہا ہے برطانوی حکومت کے اپنے اعلان کے مطابق حیدرآباد ایک آزاد حکومت ہے اور جو معاہدے حیدرآباد کے ساتھ برطانیہ نے کئے ہوئے ہیں وہ اگرچہ بظاہر برطانیہ نے ٹھکرا دیئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے اس مرحلہ پر اس کا حیدرآباد کے خلاف انڈین یونین کی حمایت کرنا سراسر ناجائز ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ انڈین یونین کی جا و بیجا مدد کر رہا ہے یقیناً اس سے پاکستان کے دل میں جو شبہات برطانیہ کی غیر جانبداری کے متعلق پیدا ہو گئے ہیں ان کو تقویت پہنچتی ہے گویا انڈین یونین نے پاکستان کے خلاف جو جارحانہ پالیسی شروع ہی سے اختیار کر رکھی ہے۔ اس میں برطانیہ کا ہاتھ بھی کام کر رہا ہے۔ اور انڈین یونین نے جو کچھ بھی پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے اب تک کیا ہے وہ برطانیہ کی شہ پر کیا ہے

حیدرآباد بے شک ایک کمزور ملک ہے اور انڈین یونین کے نرغہ میں آیا ہوا ہے اور یہ امر انڈین یونین کے اپنے لئے مفید ہے۔ کہ اسکو ہر قیمت پر ہڑپ کر جائے۔ اور اگر وہ یہ خیال نہ کرے۔ کہ تمام اسلامی ممالک حیدرآباد کی خیر سگالی چاہتے ہیں تو قریبی فائدہ کے نشہ میں وہ ان تعلقات کی پرواہ نہ کرے جو اسلامی ممالک سے اس کو ہیں۔ تو شاید کسی حد تک اس کے نقطۂ نظر سے یہ جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن برطانوی مفاد کے نقطہ نظر سے تمام اسلامی دنیا سے بگاڑ لینا لیبر حکومت کی ایک فاش غلطی ہے خاص کر جبکہ بہت سے اسلامی ممالک روس سے ملحق ہیں بعید ہو سکتا ہے کہ وہ محض برطانیہ کی معاندانہ روش سے تنگ ہو کر اس کی کشادہ آغوش میں چلے جائیں اور جو کچھ برطانیہ صرف انڈین یونین کو خوش کر کے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آخر میں اس کو بہت مہنگا پڑے

جنوب مشرقی ایشیا میں جو حالات پیدا ہو چکے ہیں اور جس طرح چین میں کمیونزم اپنے پنجے گاڑتا چلا جاتا ہے۔ اس سے قیاس کرنا آسان ہے کہ مشرق وسطی میں بھی یہ آگ بھڑک سکتی ہے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو یقیناً برطانوی حکومت کی عاقبت نا اندیشی کی وجہ سے ہوگا اور پھر انڈین یونین جس طرح برطانیہ کو اپنی جارحانہ جدوجہد کی حمایت کے لئے مجبور کر رہی ہے اس سے اس بات کا بھی بڑا امکان ہے کہ وہ وقت پر برطانیہ کے مفاد کے خلاف ہو جائے

برطانیہ کے عروج کی تاریخ میں موجودہ وقت نازک ترین وقت ہے۔ روس ایک ملک نہیں ہے جس کے تمول کے خلاف وہ نبرد آزما ہے بلکہ یہ دو اصولوں کی لڑائی ہے باوجود ایٹمی اور دوسری مہلک طاقتوں کے موجودہ امریکی برطانوی جمہوریت محض ان طاقتوں کے بل پر اشتراکیت کا مقابلہ اس لئے نہیں کر سکتی۔ کہ اشتراکیت اس جمہوریت پر اندر سے حملہ آور ہو رہی ہے۔ اور روس جو خاموش جنگ اس کے خلاف لڑ رہا ہے وہ اتنی موثر ہے کہ جب تک جمہوریت اس کے مقابلہ میں کوئی ایسا ہتھیار ایجاد نہ کرے جو اپنے زیر اثر ممالک کے عوام کے دلوں پر کارگر ہو اس کی شکست یقینی ہے۔ اگر امریکہ اور برطانیہ محض قومی اور نسلی نقطہ نظر سے اس مسئلہ کو حل کرنے میں مصروف رہیں گے۔ اور اس کی بنا اپنی مادی طاقت کی فوقیت پر رکھیں گے۔ تو یقیناً اس سے بڑھ کر اور کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ مادی طاقت بیشک بڑی طاقت ہے۔ مگر یہ دلوں پر کبھی فتح نہیں پا سکتی دلوں پر فتح پانے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور

وہ یہ ہے کہ وہ تمام قوموں کے ساتھ یکساں عدل و انصاف کا سلوک کریں۔ اور محض کسی ملک کی مادی طاقت کے بھروسہ پر اس کی حمایت اس طرح نہ کریں کہ اس ملک کو اپنے ہمسایوں پر اس حمایت کی وجہ سے ظلم کرنے کا موقعہ ملے خواہ وہ ہمسائے بظاہر کتنے ہی کمزور ہوں۔

کشمیر اور مسلمان

اخبار "ایسٹرن اکانومسٹ" نے جو برلا ٹاٹا گروپ کا اخبار ہے۔ اپنے ایک افتتاحیہ میں کشمیر کے متعلق لکھا ہے کہ جو علاقہ پاکستان کے ساتھ ملحق ہونا چاہتا ہے اسکو ہونے دیا جائے۔ اس سے اخبار مذکور کا یہ خیال ہے کہ گویا کشمیر کو تقسیم کر دیا جائے اور کچھ علاقہ انڈین یونین کو مل جائے۔ آزاد کشمیر کے لیڈروں نے تقسیم کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈین یونین "سارا جاتا دیکھئے آدھا دیجئے بانٹ" پر عمل کرنا چاہتی ہے۔

ایسی صورت میں جب کہ خود انڈین یونین کشمیر سے مایوس ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ وہ استصواب رائے میں بھی اپنی ناکامی دیکھتی ہے۔ اور طاقت کے بل پر بھی اس کو فتح نہیں کر سکی۔ ان مسلمانوں کے لئے جو کسی وجہ سے انڈین یونین کے ساتھ مل گئے ہوئے ہیں یہ ایک بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

ملکوں کے حالات ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور اکثر بڑے بڑے مفکر بھی حالات کے ساتھ اپنی رائے بدلتے رہتے ہیں۔ کیا ان مسلمانوں کے لئے بہتر نہیں ہے کہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیش نظر وہ اپنے طور و طریق بدل لیں آخر ہندو کانگرسی حکومت کے ساتھ بھی ان کے ملنے کی وجہ وہ یہ نہیں ظاہر کرتے کہ وہ ملک میں ذمہ دار حکومت چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے خیال میں ان لوگوں کے لئے اس وقت آخری فیصلہ کرنے کا عجیب موقعہ ہے۔ اور ان کو چاہیئے کہ وہ انڈین یونین کو مجبور کریں۔ کہ وہ کشمیر سے ہاتھ اٹھا لے یونین کی دخل اندازی سے جس قدر ملک کو نقصان پہنچا ہے اس کو صبر سے برداشت کریں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل اختیار کریں جو واقعی ان کے اور ان کی نسلوں کے لئے مفید ہو

ان پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کشمیر کے عوام اور اس کے مسلمان ملک میں انڈین یونین کا اقتدار قطعاً پسند نہیں کرتے اور نہ انڈین یونین ہی اتنی طاقت رکھتی ہے کہ ریاست کشمیر پر بالجبر قبضہ رکھ سکے۔ ایسی حالت میں انڈین یونین کے ساتھ ملا رہنا ملک کی غداری کے علاوہ پرلے درجہ کی حماقت ہے

یہ ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے لوگ خودداری کے غلط جذبہ کے ماتحت اپنی رائے تبدیل کرنے کے لئے ضد کا شکار ہوں لیکن ان لوگوں کے لئے جو ہر وقت صداقت اور حقیقت کو قبول کرنے کو تیار ہوتے ہیں یہ کوئی بڑی مشکل مہم نہیں ہے۔ آج کل سیاسی آزادی کا زمانہ ہے اور آدمی ہر وقت اپنی رائے بدل سکتا ہے لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ وہ اپنے آپ کو ... میں ... کرے اور اپنی غلطی کا نہ صرف زبان سے احساس کرے بلکہ حقیقی طور پر بدل بھی جائے

اخبار آزاد

اخبار "آزاد" چند دنوں سے احراری احمدیت کے خلاف مسلمانوں میں اشتعال انگیزی اور غلط فہمی پھیلانے کا مقدس فرض سر انجام دے رہا ہے اور چونکہ احمدیت کے خلاف اس کے پاس کوئی ٹھوس باتیں کہنے کی نہیں ہیں اس لئے وہ نہایت بودی باتیں پیش کر کر کے اپنا رہا سہا وقار بھی مسلمانوں کی نظروں میں ضائع کر رہا ہے۔ اور احمدیت کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی تبلیغ کا حق ادا کر رہا ہے۔ جس کے لئے ہم اس کے شکر گزار ہیں۔ اپنی ۲۴ اگست ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں مدیر آزاد نے ایک افتتاحیہ "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کے زیر عنوان سپرد قلم کیا جس میں "قادیان میں یوم آزادی" کی اس رپورٹ پر خامہ فرسائی کی گئی۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ قادیان میں مقیم احمدیوں نے یوم آزادی میں حصہ لیا اور اس بات کے لئے دعا کی کہ قادیان پھر احمدیوں کو واپس مل جائے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ مدیر صاحب کو کس بات پر اعتراض ہے۔ آیا اس بات پر کہ احمدیوں نے انڈین یونین کے ساتھ یوم آزادی منایا۔ اگر یہ درست ہے تو مدیر صاحب کا ان ذی اقتدار کروڑ مسلمانوں کے متعلق کیا خیال ہے۔ جو انڈین یونین میں آباد ہیں کیا مدیر صاحب کو علم نہیں کہ پاکستان کے صاحبان اقتدار کی یہی رائے ہے کہ وہ انڈین یونین کے وفادار رہیں کیا ان مسلمانوں نے انڈین یونین کے جھنڈے کو سلامی نہیں دی۔ دوسری بات کہ احمدی قادیان واپس لینے کی آرزو رکھتے ہیں۔ کس طرح قابل اعتراض ہے۔ کیا اگر ایسی صورت ہو جائے۔ جیسا کہ راجہ غضنفر علی اور دیگر مسلم لیگی لیڈر اظہار رائے کر چکے ہیں۔ کہ سب لوگ پھر اپنے اپنے وطن میں دوبارہ آباد ہو جائیں۔ اور پاکستان اور انڈین یونین کے تعلقات نہایت دوستانہ ہو جائیں۔ تو یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ قادیان کے احمدی بھی قادیان میں دوبارہ آباد ہو جائیں گے۔ کیا مدیر آزاد بتائیں گے کہ جو احراری اس وقت انڈین یونین میں موجود ہیں۔ ان کے لئے انڈین یونین کی وفاداری ضروری ہے۔ یا نہیں اور آیا جو احراری وہاں سے ادھر آگئے ہیں وہ اپنا وطن حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں یا نہیں؟

ماہانہ رسالہ رہنمائے پاکستان

اردو کا ماہانہ رسالہ رہنمائے پاکستان ۱۵ ستمبر کو شائع ہو رہا ہے۔ صاحب ذوق حضرات اپنے مضامین اور نظمیں وغیرہ یکم ستمبر تک دفتر رسالہ میں پہنچا دیں۔

(دفتر رسالہ مذا ۲ ایٹ روڈ ... لاہور)

66

پناہ گزینوں کی ضلعوار آبادی کا سوال

مغربی پنجاب کی حکومت اور مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کو مخلصانہ مشورہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

کچھ عرصہ سے پناہ گزینوں کی ضلعوار آبادی کا سوال اٹھا ہوا ہے۔ اور متعدد اخبارات اس سوال کے متعلق اپنا اپنا خیال ظاہر کر چکے ہیں۔ جو مسلمان ایم۔ ایل۔ اے مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ ان کا یہ مطالبہ ہے کہ مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کو ضلعوار آبادی کے اصول پر آباد کیا جائے۔ اور اس تعلق میں ان کا یہ بھی دعوے ہے کہ مغربی پنجاب کی وزارت نے ان کے ساتھ ضلعوار آبادی کا وعدہ بھی کیا تھا۔ مگر بعد میں مشترکہ کونسل میں جاکر اس وعدہ کو فراموش کر دیا۔ اس کے علاوہ ان مشرقی ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو وزارت میں لیا جائے۔ اور یہ دونوں امور کافی طور پر زیر بحث آچکے ہیں۔ اور اس بحث کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق مختصر طور پر اظہار خیال کر کے بحث کے حل میں سہولت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے وما توفیقی الا باللہ العلیم العظیم۔

جہاں تک ضلعوار آبادی کا سوال ہے۔ ایک بات بالکل واضح اور ظاہر و عیاں ہے۔ کہ اگر شروع میں ہی جبکہ مشرقی پنجاب کے پناہ گزین سکھوں اور ہندوؤں کے مظالم سے بھاگ کر ہوئے مغربی پنجاب میں آئے تھے انہیں ضلعوار آبادی کے اصول پر آباد کیا جاتا۔ تو بہرحال یہ بہت بہتر ہوتا۔ اور اس کے ذریعہ سے بہت سی وہ خرابیاں جو آبادی کے انتظام میں واقع ہوئیں رک جاتیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ پنجاب میں دیہات کی آبادی قوم وار اصول پر مبنی ہے۔ یعنی ہر گاؤں میں ایک خاص نسل یا قوم یا قبیلے یا خاندان کے لوگ آباد ہوتے ہیں جن کا سلسلہ ایک مخصوص مورث اعلےٰ سے چلتا ہے۔ اور ان لوگوں کے درمیان ایک متحدہ برادری کا رنگ قائم ہوتا ہے۔ یہ سب لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی روایات کے واقف اور ایک دوسرے کے مزاجوں سے شناسا ہوتے ہیں۔ اور اگر ورثہ وغیرہ کی تقسیم کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو ان لوگوں کا شجرۂ نسب بھی گاؤں کے ہر شخص کو معلوم ہوتا ہے چنانچہ پنجاب کے اکثر دیہات کا نام بھی قوموں کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ مثلاً اگر کسی گاؤں میں بھٹی راجپوتوں کے خاندان آباد ہیں۔ تو وہ گاؤں بھٹی کہلاتا ہے۔ اور اگر کھوکھر قوم کے راجپوت آباد ہیں تو بسا اوقات ایسا گاؤں کھوکھر کہلاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی گاؤں جاٹوں کے چیمہ قبیلہ سے آباد ہے۔ تو یہ گاؤں چیمہ کہلاتا ہے۔ اور اگر بھنگو قوم سے آباد ہے۔ تو ایسا گاؤں بھنگواں کہلاتا ہے۔ اور اگر کاہلوں گوت کے جاٹوں سے آباد ہے تو ایسا گاؤں کاہلواں کہلاتا ہے وغیرہ وغیرہ آبادی کے اس طریق سے بھی پنجاب کے دیہات کی قوم وار آبادی کا اصول ظاہر ہے۔ پس اس میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کہ اگر شروع میں ہی پناہ گزینوں کو ضلعوار آبادی کے اصول پر بسایا جاتا۔ تو یہ بہرحال بہت بہتر ہوتا۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ضلعوار آبادی کا اصول بھی ایک حد تک انتشار پیدا کرنے والا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ تحصیل وار یا تھانہ وار بلکہ دیہہ وار اصول پر آبادی کی جاتی اور شروع میں یہ کوئی مشکل کام نہ تھا۔ بلکہ ذرا سی مزید توجہ اور ذرا سے مزید انتظام کے ساتھ یہ سارا کام آسانی کے ساتھ سرانجام پا سکتا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ لاہور اور دیگر اضلاع میں پناہ گزینوں کے کیمپ قائم کر دیئے جاتے (اور بہرحال کیمپ تو اب بھی قائم ہیں) اور یہ ضروری قرار دیا جاتا کہ جو پناہ گزین بھی دیہاتی علاقہ میں آباد ہونا چاہے وہ پہلے کیمپوں میں جائے۔ یا کم از کم کیمپوں کے ریکارڈ میں اس کا نام درج ہو۔ اور پھر آگے ان کیمپوں سے علاقے میں پناہ گزینوں کی تقسیم کا انتظام کیا جائے۔ اگر مغربی پنجاب کی حکومت کو مشرقی پنجاب کے دیہات کے نام معلوم نہیں تھے (گو مرکزی ریکارڈ سے یہ کوائف حاصل کرنا بھی مشکل نہ تھا) تو کم از کم تحصیلوں اور تھانوں کے نام تو معلوم تھے۔ پس شروع میں ہی مردم شماری کے اعداد و شمار کی بناء پر مشرقی پنجاب کی ہر تحصیل اور ہر تھانہ کے مقابل پر مغربی پنجاب کی ملتی جلتی تحصیل اور تھانہ نامزد کیا جا سکتا تھا۔ اور ذرا سا مزید وقت دے کر اور تھوڑے سے مزید انتظام کے ساتھ یہ سارا مرحلہ بخوبی طے پا سکتا تھا۔ یہ درست ہے۔ کہ فسادات اور ہجرت کا زمانہ غیر معمولی مصائب اور انتشار کا زمانہ تھا۔ اور اس زمانہ کی ہنگامی نوعیت کی وجہ سے حکومت کی کئی غلطیاں دراصل قابل معافی ہیں۔ اور ان پر زیادہ سختی سے گرفت کرنا عقلمندی کا شیوہ نہیں۔ درحقیقت یہ ایک قیامت کا زمانہ تھا۔ جس میں تمام سابقہ نظام ٹوٹ کر انتہائی ابتری کی حالت پیدا ہو چکی تھی۔ لیکن پھر بھی اگر ذرا سوچ بچار اور دور بینی سے کام لیا جاتا۔ تو ہر مشرقی پنجاب کی تحصیل اور تھانہ کے مقابلہ پر مغربی پنجاب کی تحصیلوں اور تھانوں کو نامزد کر کے ضلعوار کیمپوں کے ذریعہ سے پناہ گزینوں کی تقسیم کرنا ناممکن نہیں تھا۔ اور اگر ایسا ہوتا۔ تو اس کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا سدّباب ہو جاتا۔ مثلاً:۔

(۱) رشتہ دار اور برادری کے لوگ اکٹھے رہتے اور فسادات کی ہولناک مصیبت پر اس مصیبت کا اضافہ نہ ہوتا۔ کہ بھیڑ بکریوں کے ایک منتشر گلّہ کی طرح کوئی رشتہ دار لاہور میں ہے۔ تو کوئی ڈیرہ غازی خاں میں کوئی لائلپور میں ہے تو کوئی مظفر گڑھ میں۔ کوئی سیالکوٹ میں ہے تو کوئی بہاولپور میں۔ یہ ایک مصیبت کے اوپر کی دوسری مصیبت صرف موجودہ پالیسی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے فسادات کا صدمہ نہایت ہولناک صورت اختیار کر گیا۔

(۲) موجودہ تقسیم کے لحاظ سے بہت سے غیر زمیندار جو مشرقی پنجاب میں زمین کے مالک نہیں تھے غلط رپورٹ کر کے مغربی پنجاب میں اپنے نام پر زمین الاٹ کروا چکے ہیں۔ کیونکہ ان کی رپورٹ کو چیک کرنے کا کوئی موثر انتظام موجود نہیں تھا۔ لیکن اگر علاقہ وار آبادی کا انتظام ہوتا۔ تو کسی کو اس قسم کی غلط رپورٹوں کی جرأت نہ ہوتی۔ اور اگر کوئی من چلا جرأت کرتا۔ تو اسی گاؤں والوں کی شہادت اس کے خلاف موجود ہوتی۔

(۳) علاقہ وار آبادی کا اصول اختیار کرنے سے یہ بھاری فائدہ بھی ہوتا۔ کہ جو زمین مغربی پنجاب میں غیر مسلموں نے چھوڑی ہے۔ وہ مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کے لئے کافی ہو جاتی۔ کیونکہ اس صورت میں ناجائز الاٹ منٹ کا راستہ بند ہوتا۔ اور جو ہولناک نظارہ اب نظر آرہا ہے کہ اب تک لاکھوں زمیندار کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ وہ نظر نہ آتا۔ اور یہ سب لوگ سہولت کے ساتھ اپنے اپنے حصہ کی زمین حاصل کر لیتے۔ اکثر مبصروں کا خیال ہے کہ زمین تو پوری ہے مگر ناجائز الاٹ منٹ کی وجہ سے کم ہو گئی ہے۔

(۴) موجودہ تقسیم میں بعض بے اصول پٹواری اور گرداوروں بلکہ ان کے بالا افسروں کو ناجائز ہاتھ رنگنے کا جو موقعہ مل گیا ہے وہ بھی علاقہ وار تقسیم کی صورت میں ہرگز نہ ملتا۔ یا بہت کم ملتا اور یہ دردناک نظارہ نظر نہ آتا۔ کہ مشرقی پنجاب کا زمیندار ایک تو مشرقی پنجاب سے لٹ کر آیا ہے۔ اور دوسرے اسے مغربی پنجاب کے بے اصول سرکاری ملازموں کے سامنے اپنی باقی ماندہ جیب خالی کرنی پڑی ہے۔

دنیا بھر میں حسنِ انتظام کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی اہم کام کو یونہی بے سوچے سمجھے ہاتھ ڈال دینا ہمیشہ خرابیاں پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر اگر شروع میں تھوڑا سا وقت بھی سوچنے اور سکیم بنانے میں خرچ کر دیا جائے۔ تو یہ وقت ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت سی بعد کی خرابیوں کے سدّباب کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہ سوال نہیں اٹھنا چاہیئے کہ شروع میں جو وقت سکیم بنانے میں خرچ ہوتا۔ اس وقت پناہ گزین کہاں جاتے۔ اور ان کا کیا انتظام ہوتا۔ کیونکہ میں بتا چکا ہوں۔ کہ پناہ گزینوں کو شروع میں کیمپوں میں لے جانا چاہیئے تھا۔ یا کم از کم ہر دیہاتی پناہ گزین کا نام کسی نہ کسی کیمپ میں درج ہوتا۔ اور اس کے بعد علاقہ وار تقسیم کی جاتی۔ پس یہ سوال بالکل لاتعلق ہے۔ اور قطعاً غیر مؤثر ہے۔ کہ جو وقت سکیم بنانے میں خرچ ہوتا۔ اس وقت پناہ گزین کہاں جاتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ صورت میں بعض پناہ گزین دس دس جگہ گھومے ہیں۔ اور پھر کہیں جاکر انہیں سر چھپانے اور روٹی کھانے کی جگہ ملی ہے۔ پس دراصل موجودہ صورت میں زیادہ وقت خرچ ہوا ہے۔ اور ادھر اُدھر گھومنے میں جو غریب مہاجرین کا روپیہ خرچ ہوا ہے وہ مزید برآں ہے۔ پس جس جہت سے بھی دیکھا جائے کسی عقلمند کے نزدیک اس بات میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ اگر شروع میں ہی علاقہ وار آبادی کا انتظام ہوتا۔ تو یقیناً یہ بہت بہتر تھا۔

لیکن اب جبکہ مسلمان پناہ گزین جس طرح بھی ہو سکا بہت سی پریشانیوں اور اخراجات برداشت

کرنے کے بعد مختلف علاقوں میں آباد ہو چکے ہیں۔ تو انہیں دوبارہ اپنی جگہ سے اکھیڑنا اور اخراجات اور پریشانیوں کے چکر میں سے دوبارہ گذارنا بھی ہرگز دانشمندی کا طریق نہیں بلکہ ایسا کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ جو قیامت گزر چکی اسے پھر اپنے ہاتھوں سے دوبارہ بپا کر دیا جائے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور میرے معلومات بھی یہی ہیں۔ کہ خود پناہ گزینوں کا اسی فیصدی حصہ اس چکر میں دوبارہ پڑنے اور اس دلدل میں دوبارہ پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ایک غلطی تھی جو ہو چکی۔ اور یہ ایک معمولی غلطی نہ تھی بلکہ بہت بھاری غلطی تھی۔ مگر بہر حال وہ گزر چکی۔ اب اس غلطی کو درست کرنے کے لئے ایک دوسرا غلط اقدام اٹھانا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ اگر یہ قدم اٹھایا گیا۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جس طرح انسانیت کا ایک بے پناہ سیلاب پہلے ایک حکومت سے دوسری حکومت کی طرف منتقل ہوا۔ پھر دوبارہ یہی سیلاب مغربی پنجاب کے سولہ ضلعوں میں چکر کھانے لگے گا ایسا کرنے سے غریب تباہ گزین پہلے کی سی پریشانیوں یا کم از کم اس سے ملتی جلتی پریشانیوں میں مبتلا ہوں گے۔ وہی اخراجات کا سلسلہ یا اس سے ملتا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگا۔ اور بے اصول افسروں کی ہتھیلیوں میں پھر پہلے کی سی کھجلی شروع ہو جائے گی۔ پس میں اپنے مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے دوستوں سے عرض کرونگا۔ کہ وہ اب صبر سے کام لیں۔ اور دوہری مصیبت کا چکر کھڑا کرنے پر مصر نہ ہوں۔ بے شک انہیں تکلیف ہوئی۔ بے انتہا مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے وڈیروں کا گلہ پریشان ہو کر تتر بتر ہو گیا۔ اور ان کی آئندہ اسمبلی کی نمائندگی بھی معرض خطر میں پڑ گئی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اب عملی دانائی اسی میں ہے۔ کہ جو کچھ ہو گیا اس میں مزید تغیر و تبدل پر زور نہ دیا جائے۔

البتہ جیسا کہ مشترکہ کونسل نے فیصلہ کیا ہے یہ ضرور ہونا چاہیئے کہ جو لوگ اس وقت تک کیمپوں میں پڑے ہیں۔ انہیں علاقہ وار آبادی کے اصول پر آباد کیا جائے۔ تاکہ جس حصہ کا علاج ہمارے ہاتھ میں ہے کم از کم وہ تو ہمارے ہاتھ سے ضائع نہ ہو۔ اس کے علاوہ یہ انتظام بھی ہونا چاہیئے۔ کہ جو آباد شدہ پناہ گزین آبادی کے دوسرے انتقال کی زحمتوں کو خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ انہیں بھی جہاں تک ممکن ہو علاقہ وار تقسیم کے ماتحت آباد کر دیا جائے لیکن بہرحال یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جمے جمائے پناہ گزینوں کو ان کی مرضی کے خلاف جبر کر کے ایک علاقہ سے اٹھا کر دوسرے علاقہ میں بھیجا جائے۔ موجودہ حالات میں یہی دانشمندی کا اصول ہے۔ کہ جو ہو چکا اسے قبول کیا جائے اور پناہ گزینوں کو جبراً دوسرے انتقال پر مجبور نہ کیا جائے سوائے اس کے کہ وہ خود اپنی خوشی سے اس کے لئے تیار ہوں۔

باقی رہا مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کا یہ مطالبہ کہ ان میں سے کسی شخص کو وزارت میں لیا جائے۔ سو یہ ایک نہایت واجبی اور نہایت معقول بلکہ نہایت ضروری مطالبہ ہے اور تعجب ہے کہ اس وقت تک حکومت نے اس مطالبہ کو پورا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اسے پورا کرنے کے راستہ میں کوئی ایسی مشکل نہیں ہے۔ جسے دور نہ کیا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ پناہ گزینوں کی ضروریات اور ان کی مشکلات کو وہی لوگ زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ اور وہی لوگ ان کے دلوں میں زیادہ اعتماد پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ان کے ہم وطن ہیں۔ اور صدیوں سے ان کے ساتھ رہتے آئے ہیں اور ان کے حالات کو جانتے ہیں۔ اور فسادات سے قبل اسمبلی میں ان کے نمائندہ بن چکے ہیں۔ پچاس ساٹھ لاکھ کی نفری تو ویسے بھی کسی جمہوری اصول کے ماتحت نظر انداز کرنے کے قابل نہیں سمجھی جا سکتی۔ چہ جائیکہ اس قسم کی مصیبت کے ایام میں جو دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں رکھتے۔ اس وکھیا آبادی کو بغیر سہارے اور بغیر نمائندگی کے چھوڑ دیا جائے۔ بے شک یہ ایم۔ ایل۔ اے صاحبان قائداعظم گورنر جنرل کے حکم کے ماتحت مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ممبر قرار پا چکے ہیں۔ مگر ممبری اور چیز ہے۔ اور وزارت اور چیز ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ سارے حالات دیکھتے ہوئے ان صاحبان کو وزارت میں حصہ نہ دیا جائے۔ یہ ایک نہایت واجبی اور ضروری اور قرین انصاف مطالبہ ہے۔ جو فوراً پورا ہونا چاہیئے۔ اور پھر جو شخص مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے صاحبان میں سے وزیر چنا جائے۔ اسی کا حق ہے کہ پناہ گزینوں کا شعبہ اس کے سپرد ہو۔ اور اس کی امداد اور مشورہ کے لئے بعض دوسرے پناہ گزینوں کی ایک مشاورتی کمیٹی بنا دی جائے۔ اور اس کمیٹی میں مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے بعض نمائندے بھی لئے جائیں۔ کیونکہ یہ لوگ بھی لاکھوں کی تعداد میں مغربی پنجاب میں پہنچے ہیں۔ اور شائد انہیں مشرقی پنجاب کے دوسرے مسلمان مہاجروں کی نسبت بھی زیادہ تکالیف برداشت کرنی پڑی ہیں؛

اس کے علاوہ یہ بھی قرین انصاف ہوگا کہ موجودہ غیر معمولی انتشار کے پیش نظر کم از کم آئندہ ایک انتخاب میں مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کے حلقہ ہائے انتخاب علاقہ وار تقسیم کی بجائے آبادی کے اصول پر مقرر کئے جائیں۔ تاکہ مہاجرین کا مصیبت زدہ طبقہ اپنے اعتماد کے مطابق نمائندے چن سکے۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ بلکہ اتنے عرصہ میں امید کرنی چاہیئے کہ خدا کرے تو مہاجر و انصار باہم شیر و شکر ہو کر ایک ہو جائیں۔ اور علیحدہ نمائندگی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے اس مخلصانہ مشورہ کو حکومت مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے صاحبان قبول کر کے موجودہ بحث کو جو ناگوار طوالت اختیار کر چکی ہے جلد تر ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہمارا حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور
۲۱/۸/۴۸ء

دو اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۱) قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کے پاس ایک مسلمان اغوا شدہ عورت مسماۃ بی بی ساکن ڈنڈیانہ متصل جموں پہونچی ہے۔ اس کے والد کا نام چراغ دین اور والدہ کا نام حسین بی بی ہے اس کے بھائیوں کا نام رحمت علی، شفیع محمد اور بہن کا نام رکشماں ہے۔ اس کے تایا علم الدین اور احمد دین نامی ہیں۔

اگر مسماۃ مذکور کے رشتہ داروں میں سے یا کوئی اور شخص جو ان سے جان پہچان رکھتے ہوں اس اعلان کو دیکھیں تو دفتر حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(۲) قادیان سے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ ایک اور اغوا شدہ عورت مسماۃ حفیظہ جس کی گود میں ایک سال کا بچہ بھی ہے برآمد کی گئی ہے۔ اس کے والد کا نام حسین بخش اور والدہ کا نام حسین بی بی ہے۔ جوستکوہا ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ اس کے بھائیوں کے نام دین محمد۔ علی محمد۔ شاہ محمد نور محمد ہیں۔ اس عورت کے خاوند کا نام عبدل ہے۔ جو موضع درانگاہ کا رہنے والا ہے۔

مسماۃ مذکور کے رشتہ داروں میں سے یا کوئی اور شخص جو ان سے واقفیت رکھتے ہوں اگر اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے موجودہ پتہ سے دفتر حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کو اطلاع دیں تا مسماۃ مذکور کے پاکستان پہنچنے پر اس کے رشتہ داروں کو اطلاع کی جا سکے۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ
۲۳/۸/۴۸ء

مکرم مولوی غلام رسول صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع اور درخواست دعا

لنڈن ۲۳ اگست۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ بہ صحت ہو رہے ہیں۔ لیکن نہایت خطرناک صورت حال سے دوچار ہونیکی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صحابہ کرام کی خدمت میں ایک بار پھر نہایت ادب سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں؛

محبوسین سندھ کے لئے درخواست دعا

محمد آباد سندھ کے چھ احمدی نوجوان قتل کے الزام میں محبوس ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲۶ اگست کو ہو گی۔ احباب ان مخلص نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں؛

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کوئٹہ میں مصروفیات

ڈاکٹر میجر محمود احمد کی شہادت کا پہلا پھل

(از نامہ نگار الفضل)

کوئٹہ ۱۷ر اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود ناسازی طبع کے احباب کو ملاقات کا شرف بخشتے رہے۔ بلکہ جو احباب حضور سے احمدیت کو سمجھنے کے لئے استفسار کرتے حضور ان کو مفصل جواب دیتے رہے۔ بعض اوقات ایک ایک ملاقات پر ایک ایک گھنٹہ گذر جاتا رہا ہے۔ اور حضور لگاتار اعتراضات کا جواب دیتے رہتے ہیں۔ صرف اسی لئے کہ شاید خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے دے اور وہ سچے اور صحیح راستہ کو اختیار کر سکیں۔ نماز ظہر کے بعد ایک صاحب جعفر خانی جو کہ سیستان کے رہنے والے ہیں۔ حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انہیں اپنی غلامی میں لے لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دستی بیعت لی۔ اسکے بعد انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ حضور مجھے کوئی نصیحت فرمائیں حضور نے فرمایا۔ سب سے پہلی بات تو توحید پر قائم رہنا ہے۔ عملاً اور قولاً۔ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ توحید کے بالکل خلاف ہے صرف خدا تعالیٰ کی ذات حی و قیوم ہے۔ جو دنیاوی حاجات سے بالکل بے نیاز ہے۔ اگلے جہاں میں صرف روح جاتی ہے۔ وہ تو دنیاوی ضرورت سے بالا ہے۔ لیکن اگر عیسیٰ ؑ جسم عنصری کے ساتھ اوپر گئے ہیں۔ تو لازمی بات ہے کہ وہ دنیاوی ضروریات کے محتاج ہیں۔ مگر اسکے باوجود وہ بغیر کھائے پیئے زندہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرح بغیر کھائے پیئے زندہ ہیں۔ اور حی و قیوم کہلانے کے مستحق۔ اس طرح وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہرے

یہ بھی شرک میں شامل ہے کہ مُردوں سے کوئی چیز مانگی جائے۔ مردہ شخص کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اور مومن سوائے خدا کے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہی دعا مانگتا ہے اور اسی سے اپنی حاجات کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لئے اس امر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۲) اس کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے مقدم کرنا ضروری ہے ایسا عقیدہ جس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حرف آئے۔ وہ بھی ناجائز ہے۔

۳) عمل میں سب سے مقدم نماز ہے۔ نماز کا پانچ وقت التزام کے ساتھ ادا کرنا اور ضروری احکامات کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص دیدہ و دانستہ ایک نماز بھی چھوڑتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا سوائے اسکے کہ توبہ و استغفار کرے اور معافی مانگے۔ کیونکہ معافی کا دروازہ ہر وقت ہی کھلا ہے۔

۴) اخلاق میں سب سے بڑی چیز جھوٹ سے بچنا ہے۔ مومن اور غیر مومن میں یہی فرق ہے کہ مومن کسی وقت بھی سچ کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ خواہ اسکی جان چلی جائے۔

اسکے بعد یہ ہے کہ قوم کو تبلیغ کی جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ اسکے بعد جعفر صاحب نے عرض کیا کہ آج میں اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آگیا ہوں۔ حضور نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کرونگا انشاءاللہ۔ اور سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔ اور تبلیغ بھی کروں گا۔

ابھی حضور وہیں تشریف فرما تھے کہ تین غیر احمدی احباب ملنے کے لئے آئے۔ حضور نے انہیں بھی مجلس میں ہی بات چیت کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔

مغرب کی نماز کے بعد حضور نے دوستوں سے دریافت فرمایا کہ آجکل احمدیت کے متعلق شہر میں کیسا چرچا ہے۔ احباب نے اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اس پر ایک غیر احمدی پٹھان جو موجود تھے۔ انہوں نے کہا یہ درست ہے کہ احمدیت سچی ہے مگر ہم لوگ ڈر کی وجہ سے اسے قبول نہیں کر سکتے اگر ہم احمدیت میں شامل ہو جائیں۔ تو ہمارے بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے۔ قوم ہماری مخالف ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا اسی ڈر کی وجہ سے مسلمان تنزل کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ اگر مسلمان دلیر ہوتا تو مغلوب نہ ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان تھوڑے ہوا کرتے تھے۔ لیکن ہزاروں کے لشکر پر غالب آجاتے تھے۔ اسکی کیا وجہ تھی؟ یہی کہ مسلمان موت سے نہ ڈرتے تھے اور جو شخص موت سے نہ ڈرے موت اسکو نہیں آتی۔ اور جو ڈرے اس پر موت بھی آجاتی ہے اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی مارا بھی جائے۔ تو یہ ایک انعام ہے۔ ڈر کا کونسا مقام ہے پس اپنے اندر دلیری پیدا کرنی چاہیئے۔

کوئٹہ میں جماعت احمدیہ کی مخالفت بہت زیادہ پھیل چکی ہے۔ جس کے نتیجہ میں میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب شہید ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب نہایت ہی مخلص نوجوان تھے۔ روالنٹیر کے طور پر اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کیلئے پیش کیا۔ قادیان تین مہینہ کے لئے رہ کر آئے۔ جس کنوائے پر ڈاکٹر صاحب قادیان جا رہے تھے۔ بٹالہ میں اس پر حملہ ہوا۔ وہاں سے بچکر واپس آگئے تھے۔ کل انہوں نے تبلیغ کے لئے پانچ صد پچاس روپیہ چندہ دیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ فخر حاصل ہوا ہے۔ کہ بلوچستان میں پہلے احمدی شہید ہیں جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان دیدی ان کی شہادت پر ایک نہایت عجیب ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔ ایک غیر احمدی دوست علی بیگ نامی جن کے دل میں احمدیت کی سچائی گھر کر گئی تھی مگر انہیں ابھی بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق نہ ملی تھی۔ وہ آج صبح اپنی دوکان کا تالا کھول رہے تھے کہ ایک غیر احمدی نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ کیا آپ کو ایک مژدہ سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ ایک مرزائی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کس طرح؟ اس نے بتایا کہ کل رات جلسہ کے میدان میں انہیں مار دیا گیا۔ علی بیگ صاحب کا بیان ہے۔ میں نے اسی وقت تالا کھولنے کی بجائے اسے بند کر دیا۔ اور دل نے مجبور کیا کہ اسی وقت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خلا اور کمی کو پورا کروں جو میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی شہادت کی وجہ سے جماعت میں واقعہ ہوئی ہے۔ اسلئے حضور میری بیعت قبول فرما دیں۔ حضور نے انکی بیعت قبول کر کے انہیں جماعت میں داخل ہونے کا شرف بخشا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ انبیاء کرام کی جماعتیں اسی وقت پنپتی ہیں۔ جب وہ دین الٰہی کے باغ کو اپنے خون سے سینچتی ہیں۔ اب احمدیت کا بیج میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب شہید احمدیت نے بلوچستان میں بو دیا ہے۔ اب انشاءاللہ احمدیت اس صوبہ میں بڑھے گی۔ اور پھولے گی۔ خواہ دشمن کتنا ہی مخالفت کرے لیکن احمدیت کامیاب ہوگی۔ اور ضرور کامیاب ہو کر رہے گی۔

"سب سے زیادہ مکروہ تشدد وہی ہے جو مذہب کے نام پر کیا جائے"

میجر محمود احمد کی شہادت پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

"صدر انجمن احمدیہ لاہور پاکستان کا یہ اجلاس مکرم ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب احمدی کے کوئٹہ میں شہید کئے جانے پر جماعت کی طرف سے مرحوم کے والدین اور دیگر عزیزوں کیساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ نیز حکومت پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ مذہبی اختلافات کی بناء پر اس قسم کے حملے ملک کے امن کو برباد کرنے کا موجب ہوں گے۔ اسلئے اس قسم کے حملوں کی روک تھام کے لئے مؤثر تجاویز کا اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ اور تمام مہذب حکومتوں کے نزدیک سب سے زیادہ مکروہ اور ظالمانہ تشدد وہ ہے جو مذہب کے نام پر امن پسند لوگوں پر کیا جائے"۔

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

میرے پیارے بھائی جان مکرم محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد جو عرصہ قریباً سوا سال سے قتل کے الزام میں مع گیارہ ساتھیوں کے ماخوذ ہیں اور فیصلہ کی تاریخ ۲۷ر اگست مقرر ہوئی ہے اور انکی صحت بوجہ بخار کھانسی سخت کمزور ہے اسلئے تمام احباب کرام و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا فرمادیں مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے باعزت طور پر بری کرے اور اپنے حضور سے شفا کاملہ عطا فرماوے آمین

ولادت

برادرم مکرم ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۹ جون ۱۹۴۸ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے بیٹا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام نعیم احمد رکھا گیا ہے۔ اسکے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی مبارک احمد و حفیظہ بیگم بعمر ساڑھے تین سال و سوا دو سال ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان تینوں کی سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں یہ تینوں جلد جلد بڑھیں اور اٹلی میں شجر احمدیت کو تازہ رکھ سکیں۔

محمد شفیع سلیم واقف زندگی

پاکستان نے ایک سال میں کیا کیا دیکھا؟

(از منیر احمد وینس)

گذشتہ سے پیوستہ

(۲)

نوٹ:- اس مضمون کی قسط اول ۲۰ اگست ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۰ دسمبر کو حکومت پاکستان نے اپنی افواج وزیرستان ٹزنک وغیرہ علاقوں سے واپس بلالیں اور ان علاقوں کا نظم ونسق قبائلیوں پر چھوڑ دیا۔

شدت سردی کے باعث ۵ ہزار پناہ گزیں لاہور۔ قصور اور سلیمانکی کے کیمپوں میں گرم کپڑوں کی قلت کی وجہ سے چل بسے۔

حکومت ہند نے قضیہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔

اسی اثنا میں سلامتی کونسل کا اجلاس قضیہ کشمیر کو نپٹانے کے لئے لیک سیکسس میں منعقد کیا گیا۔

۷ جنوری ۱۹۴۸ء کو مغربی پنجاب اسمبلی میں حکومت مغربی پنجاب کا پہلا میزانیہ پیش ہوا جس میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا تھا۔

۲۰ جنوری کو گاندھی جی نے اپنا آخری برت لیڈروں کے یقین دلانے پر کردہ قیام امن کی سات شرائط کو فوری عملی جامہ پہنائیں گے توڑ دیا

۲۱ جنوری کو گاندھی جی کا خاتمہ کرنے کے لئے ان پر بم پھینکا گیا۔ جو صرف ۱۵ گز کے فاصلہ پر پڑا۔ مگر آپ بال بال بچ گئے۔

۲۵ جنوری کو ہندوستان نے پاکستان پر کشمیر میں ٦۰ ہزار قبائلیوں کی امداد کرنے کا الزام لگایا۔ یہ حربہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ان الزامات کی وجہ سے اختیار کیا گیا جو آپ نے لیک سیکسس میں حکومت ہند پر عائد کئے تھے

۳۱ جنوری کو وہ حادثہ عظیمہ پیش آیا۔ جس نے دونوں ملکوں ہندوستان اور پاکستان کو سوگوار بنا دیا یعنی گاندھی جی کا دردناک خاتمہ تھا قتل ایک ہندو مرہٹہ مسٹر گوڈسے تھا۔

گاندھی جی کی موت کے ساتھ ہی تمام ہندوستان میں بدامنی پھیل گئی اور ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کو کانگرس کے حامیوں نے آڑے ہاتھوں لیا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا فروری کے پہلے ہفتہ میں گاندھی جی کا سوگ منایا گیا۔ جسمیں ہندوستان کے ساتھ پاکستان نے بھی شرکت کی اور تمام سرکاری اور پبلک ادارے کارخانے اور دوکانیں بند رہیں۔ ہندوستان کا ترنگا جھنڈا اور پاکستان کا ہلالی پرچم سرنگوں کئے گئے

۱۷ فروری کی آل انڈیا سٹیٹس مسلم لیگ کونسل نے لیگ کو تقسیم کردینے کا فیصلہ کیا اور سیاسی جامہ اتار کر صرف سوشل حیثیت اختیار کرلی

۲۷ فروری کو بلوچستان گورنر جنرل کا صوبہ بنا دیا گیا۔

۲۴ فروری کا دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ درخشندہ رہے گا۔ جب کہ پاکستان پارلیمنٹ کے اجلاس میزانیہ کا افتتاح ہوا۔ اور قائد اعظم اور دوسرے ممبروں نے حلف وفاداری لیا۔

۲۸ فروری کو پاکستان کا میزانیہ پیش ہوا۔ جس میں ۱۰ کروڑ ۱۰ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا لابی حلقوں نے اس بجٹ کو نہایت مسرت کی نگاہ سے دیکھا۔ کیونکہ یہ بجٹ روشن مستقبل کی یاد دلاتا تھا اور خسارہ مختلف ذرائع سے پورا کردیا گیا تھا۔

مارچ کے وسط میں مرکزی حکومت نے سیلز ٹیکس عائد کردیا۔

۱٦ مارچ کو میاں ممتاز دولتانہ نے مغربی پنجاب کا میزانیہ پیش کیا۔ جس میں ۲ کروڑ ۷۳ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا تھا۔

۸ مارچ کو صوبہ سرحد کا میزانیہ پیش ہوا۔ جس میں ۴۸ لاکھ کا فاضلہ دکھایا گیا تھا۔

۲۰ مارچ کو مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے سرعام شراب پینے کی ممانعت کردی۔ اور تمام سیاسی جاگیروں کو ضبط کرلینے کا فیصلہ کیا۔

۳۱ مارچ کو ریاست قلات نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا۔

ابتدائے اپریل میں لیک سیکسس میں ہندوستان اور پاکستان قضیہ کشمیر کو کسی فیصلہ کن مرحلہ پر نہ پہنچا سکے۔ اور تعطل پیدا ہوگیا۔

وسط اپریل میں کشمیر کا معاملہ پھر اہمیت اختیار کر گیا۔ کیونکہ ہندوستانی حکومت نے موسم گرما میں وسیع پیمانہ پر حملہ کرنے کے لئے بہت سی تازہ دم فوج بھیج دی۔ اور طرفین میں زبردست معرکے ہونے لگے۔

۱٦ اپریل کو بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے:-

(۱) قائد اعظم پہلی بار خیبر تشریف لے گئے۔ جہاں قبائلیوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ اور پاکستان کی وفاداری کا حلف اٹھایا۔

(۲) حکومت مشرقی پنجاب نے مغربی پنجاب کو سیراب کرنے والی ایک نہر کو بند کر دیا۔ جو ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرتی تھی۔

(۳) پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک پاکستان نے اعلان کیا۔ کہ پاکستان میں ۵۰ ہزار ٹن خوراک ملکی ضروریات سے زائد موجود ہے۔ اس طرح وہ تشویش جو خوراک کی کمی کیوجہ سے عوام میں پھیلی ہوئی تھی رفع ہوگئی۔

۲۷ اپریل کو وزیر اعظم سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو بعض الزامات کی بنا پر وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے برطرف کردیا گیا۔

۴ مئی کا روز کھیلوں کے شائقین کیلئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس روز پاکستان بورڈ آف کرکٹ کنٹرول قائم کیا گیا۔

۵ مئی کو حکومت مشرقی پنجاب نے نہر کا پانی کھولدیا۔ وسط مئی میں پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے لئے پیر صاحب مانکی شریف کے زیر قیادت شریعت گروپ معرض وجود میں آیا۔

۲۸ جون کو آزاد کشمیر حکومت نے اعلان کیا کہ آزاد فوجوں نے وادی لداخ پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور اب کشمیر کی طرف بڑی سرعت سے بڑھ رہے ہیں

حکومت مغربی پنجاب کے وزراء کی کشمکش بڑھ گئی۔ دو وزراء میاں ممتاز دولتانہ اور شوکت حیات مستعفی ہوگئے۔

جون کے ابتداء میں کابینہ مغربی پنجاب میں توسیع ہوئی۔ اور چار نئے وزراء کابینہ میں داخل ہوئے۔

جون کے وسط میں لیک سیکسس میں قضیہ کشمیر فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گیا۔ اور حالات کا جائزہ کے لئے تحقیقاتی کمشن کشمیر روانہ ہو پڑا۔

۵ جون کو سابق وزیر اعظم سندھ مسٹر کھوڑو کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ آپ پر ۵٦ الزامات عائد کئے گئے۔

۱۰ جون کو تقسیم ہند کے بعد پہلی بار سکھ مغربی پنجاب میں اپنے مقدس گوردوارہ "ڈیرہ صاحب" کی زیارت کے لئے آئے

۱٦ جون کو سرخپوشوں کے لیڈر خان عبدالغفار خاں کو جو سرحدی گاندھی کے نام سے مشہور ہیں۔ پاکستان کے خلاف انقلابی کارروائیاں کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ اور ۳ سال کے لئے قید بامشقت کی سزا دیگئی

۱۸ جون کو حکومت حیدرآباد نے جسے دو ماہ سے ڈرایا دھمکایا جارہا تھا۔ ہندوستان سے الحاق کرنے سے صاف انکار کردیا۔

ابتدائے جولائی میں قائد اعظم نے کراچی میں پاکستان سٹیٹ بنک کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں ۱۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ عین اسی روز یہ تقریب لاہور میں بھی منعقد ہوئی۔

۲۴ جولائی۔ کو کراچی کا نظم ونسق مرکزی حکومت نے سنبھال لیا۔

اسی ہفتہ حکومت پاکستان نے حکومت ہند کے تتبع میں پاکستان میں داخل ہونے والے ہندوؤں کے لئے "انٹری پرمٹ" کا حاصل کرنا ضروری قرار دیدیا۔

یکم اگست کو یہ خبر پڑھنے میں آئی کہ پاکستان کو ۴۹-۱۹۴۸ء میں کپاس کی فصل میں ۹ کروڑ کا گھاٹا اٹھانا پڑے گا۔

۳ اگست کو تیسری بار زبردست طغیانی آئی۔ جس نے فصلوں اور مکانوں کے علاوہ بہت جانی اور مالی نقصان بھی کیا۔

شکرانہ و درخواست دعا

حیدرآباد دکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۵ جرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

نیز یہ بھی اطلاع آئی ہے کہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ شیر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا فرزند عنایت فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

اس خبر سے تشویش ہوئی کہ امیر جماعت ہائے دکن سید بشارت احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (زینب حسن)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ شدید قسم کی خشک کھانسی کی شکایت ہے اور بخار بھی رہتا ہے۔ احباب کرام حضرت مفتی صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل سے خط وکتابت کریں۔ (ایڈیٹر)

تقسیم حلقہ جات انسپکٹران تحریک جدید

(68)

جماعتہائے احمدیہ مغربی پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کو چار حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ کو ایک ایک انسپکٹر تحریک جدید کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جہاں وہ دفتر اول و دوم تحریک جدید کے وعدوں کے حصول اور وصولی کے لئے کام کریں گے۔ عہدیداران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اپنے حلقے کے انسپکٹر صاحب سے ہر ممکن تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس وقت دفتر دوم کی مضبوطی کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ چند سال کے بعد تحریک جدید کا بوجھ کلی طور پر دفتر دوم پر پڑنے والا ہے۔ مختلف اضلاع میں دفتر دوم سال چہارم کے وعدوں اور وصولی کی جو پوزیشن ہے۔ وہ بھی ذیل کے نقشے میں درج ہے۔ اُمید ہے مختلف اضلاع کے امراء صاحبان کوشش کریں گے۔ کہ اُن کے ضلع کے تمام وعدے ۳۰ نومبر تک سو فی صدی پورے ہو جائیں:۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

نمبر شمار	حلقہ	صدر مقام	پوزیشن وعدہ جات — وعدہ جات سال چہارم — پائی	آنہ	روپیہ	وصولی دفتر دوم سال چہارم — وصولی — پائی	آنہ	روپیہ	نام انسپکٹر جو مقرر کیا گیا
حلقہ نمبر ۱	ضلع لاہور	لاہور	–	–	۸۰۰۴	–	–	۳۸۱۶	صوفی خدا بخش صاحب عبد (واقف زندگی)
	" شیخوپورہ		–	–	۳۶۵۴	–	–	۱۲۶۸	
	" گوجرانوالہ		–	–	۱۸۸۳	–	–	۷۹۳	
	" لائل پور		–	–	۴۹۸۰	–	–	۱۵۳۲	
	" منٹگمری		–	–	۲۷۵۴	–	–	۱۰۵۸	
	میزان		–	–	۲۱۲۷۷	–	–	۸۴۶۷	۴۰% فیصدی
حلقہ نمبر ۲	ضلع جھنگ	بعد میں مقرر کیا جائیگا	–	–	۱۷۶۴	–	–	۶۲۲	میاں محمد یعقوب صاحب
	" سرگودھا		–	–	۳۱۷۳	–	–	۱۵۰۳	
	" گجرات		–	–	۳۴۴۸	–	–	۱۸۱۷	
	" جہلم		–	–	۲۰۳۹	–	–	۱۰۴۱	
	" سیالکوٹ		–	–	۶۶۱۹	–	–	۳۱۵۵	
	میزان		–	–	۱۷۰۴۳	–	–	۸۱۳۸	۴۸% فیصدی وصول
حلقہ نمبر ۳	صوبہ سرحد	پشاور	–	–	۱۱۲۶۱	–	–	۴۲۷۷	چوہدری فضل حسین صاحب (واقف زندگی)
	ضلع راولپنڈی		–	–	۴۱۹۷	–	–	۱۷۳۸	
	" کیمبلپور اٹک و میانوالی		–	–	۱۷۹۱	–	–	۳۴۳	
	میزان		–	–	۱۷۲۴۹	–	–	۶۳۵۸	۳۷% فیصدی وصولی
حلقہ نمبر ۴	اضلاع ملتان و مظفرگڑھ	کراچی	–	–	۲۰۶۳	–	–	۷۱۲	چوہدری محمد اسحاق صاحب (واقف زندگی)
	ریاست بہاولپور		–	–	۱۵۲۰	–	–	۹۷۳	
	صوبہ سندھ		–	–	۱۶۴۱۶	–	–	۴۸۹۷	
	بلوچستان		–	–	۲۱۴۷	–	–	۷۴۲	
	میزان		–	–	۲۲۱۴۶	–	–	۷۳۵۴	۳۳% فیصدی وصولی

اپنا ٹرنک واپس لے لیں

بابا اللہ دتہ صاحب نانو میعادی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے پاس کلانور کے ایک دوست نے اپنا ایک ٹرنک جس میں برتن وغیرہ بھرے ہوئے ہیں۔ بطور امانت رکھوایا تھا۔ ان کی یہ درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا ٹرنک واپس لے لیں۔ ان کا موجودہ پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ چک ۶۵ تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور۔

ڈپٹی کمشنر صاحب اور کسٹوڈین صاحب ضلع شیخوپورہ کی توجہ کیلئے

عرصہ ہوا بڑی مشکل سے مہاجرین کو سانگلہ ہل میں جو دکانیں الاٹ ہوئی تھیں جو وہاں کے لوکل لوگوں کے قبضہ میں ہیں مگر اُن کا قبضہ ابھی تک نہیں ملتا۔ اور نہ ہی مکان ابھی تک ملے ہیں۔ جو کچھ پاس تھا وہ سب ہم کھا چکے جس وقت جناب R.O.A صاحب الاٹ کے واسطے جاتے ہیں۔ تو لوکل لوگ شور مچانا شروع کر دیتے اور جناب تحصیلدار صاحب واپس چلے آتے ہیں۔

اگر custodian صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ تو وہ تاریخ دو ماہ کی دے دیتے ہیں ہم مہاجرین کی آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ خدارا ہمیں قبضہ دلایا جائے۔ ہمارے پاس جو کچھ تھا وہ ہم نے پاکستان پر قربان کر دیا۔ اور اب ایک سال سے بے خانماں پھر رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر توجہ فرمائیں

محمد سلیم بی۔ اے مہاجر سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پاسٹو کی زندگی کا ایک واقعہ

پچاس سال پہلے ایک دن پاسٹو جس نے اپنے نام سے اسکول کھولا تھا۔ ایک امیر فارسیم بیگم سے ملنے کے لئے ڈیوڑھی میں انتظار کر رہا تھا۔ مگر اس کو کمرے میں جانے کی اجازت ملنے میں کچھ رکاوٹ تھی۔

نوکر نے کہا کہ "ایک بوڑھا آدمی ہے" بیگم نے پوچھا کہ کیا یہ پاسٹر کستور ہے جو پاگل کتے کے کاٹے کا علاج کرتا ہے نوکر نے اس بات کی تحقیقات کی۔

کستور نے جواب دیا کہ میں وہی ہوں۔

اجازت ملنے پر وہ بیگم صاحبہ کے کمرے میں گیا۔ اور اپنی اسکول کے واسطے چندہ مانگنے آیا ہوں "کہا" مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اپنے اسکول کے واسطے چندہ کی درخواست کی جو آپ دیں گی وہ خوشی سے رکھ لیا جائے گا۔

بیگم بالس کاٹ نے کستور کی درخواست منظور کر لی اور اپنی چیک بک نکال کر ایک چیک لکھ کر کستور کے ہاتھ میں دے دیا۔ کستور نے چیک ہاتھ میں لے کر شکریہ ادا کرتے ہوئے چیک کی رقم پر نگاہ ڈالی

نگاہ پڑتے ہی وہ کانپنے لگا۔ اور اس کی آنکھ سے آنسو گرنے لگے۔ اور کہنے لگا۔ اے بیگم صاحبہ جس کے سنتے ہی بیگم صاحبہ رونے لگی۔ چیک دس لاکھ فرینک کا تھا۔

۱۸۹۵ء میں کستور مر گیا۔ مگر اس کا اسکول ابھی تک بڑے بڑے کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ فرانس کی سیدھی جگہوں میں یہ اسکول ریگستانی بیماریوں کو دور کرنے میں لگا ہوا ہے۔ ان ریگستانی بیماریوں میں سے ملیریا خاص بیماری ہے۔ کستور اسکول کے ڈاکٹر ہمیشہ اس بیماری میں کونین کا استعمال بتلاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کونین اتنی اچھی دوا ہے کہ لیگ آف نیشنس نے بھی از حد تعریف کی ہے۔ ملیریا موسم میں بخار سے بچنے کے لئے چھ گرین کونین روزانہ اور بخار میں پندرہ گرین سے بیس گرین تک پانچ سے سات یوم تک کھانا چاہیئے۔

پاسٹو کی زندگی کا یہ واقعہ جس میں کہ صرف ایک ہی جگہ سے اس کو دس لاکھ فرینک مل گئے۔ نہیں بھولا جا سکتا ہے۔

سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں

مہاجرین کی مستحسن خدمات

لاہور ۲۳ ؍اگست۔ سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں مہاجرین نے امداد و اعانت کے کام میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ کراچی سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی خانماں ویرانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سندھی بھائیوں کو سیلاب زدہ علاقوں میں خوراک اور چارہ وغیرہ پہنچانے میں ہر ممکن امداد بہم پہنچائے۔

حکومت سندھ کے وزراء، مہاجرین کمیٹی سکھر کے سندھی ارکان اور مصیبت زدگان سیلاب کے نمائندوں کی طرف سے جتنے بیانات شائع کئے گئے ہیں۔ اُن سب میں مہاجرین کی خدمات کو بے حد سراہا گیا ہے۔

واضح رہے کہ سیلاب کی وحشتناک خبروں کے ملتے ہی قائداعظم کی امدادی مرکزی کمیٹی نے داد رسی کے طور پر ۵ لاکھ کی رقم عطا کی تھی۔ اب اس کمیٹی نے سیلاب زدہ علاقوں کا مکمل دورہ کیا ہے۔ اور مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے سلسلے میں خوراک اور مویشی کے چارے کے معاملے میں تقاوی پر قرضوں اور دیگر صورتوں میں امداد کے متعلق سفارشات کی ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

آزاد کشمیر حکومت اسلامی روایات اور بین الاقوامی قوانین پر کاربند ہے

قیدیوں سے بدسلوکی کی داستان من گھڑت ہے

تراڑ کھل ۲۳ ؍اگست۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی ریڈیو نے جو خبر نشر کی ہے کہ اسکردو میں جو فوجی قیدی ہیں۔ ان کے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا ہے یہ خبر بالکل غلط ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسکردو میں جو ہندوستانی سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ شریفانہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اسلامی روایات اور بین الاقوامی قوانین کا خیال رکھتے ہوئے ان کو ہر طرح کی رعائتیں دی جا رہی ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کے متعلق یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ انہوں نے جموں میں مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے تھے ان کو بھی کچھ نہیں کہا گیا ہے اور وُہ صحیح وسالم موجود ہیں۔

اسکردو میں جو فوج محصور تھی باہر کی دنیا سے اس کے تمام تعلقات منقطع ہو چکے تھے اور ہتھیار ڈال دینے کے بعد تو وہ کسی قسم کی خبر بھی نہیں دے سکتی تھی۔ اس لئے یہ خبر بڑی کوشش سے گھڑی گئی ہے۔

حکومت آزاد کشمیر مہذب دُنیا کو یقین دلاتی ہے کہ وُہ اسلامی ضابطوں اور بین الاقوامی قاعدوں پر پوری طرح کاربند ہے اور فوجی قیدیوں سے شریفانہ برتاؤ کر رہی ہے اعلان میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ گو ہندوستانی فوجوں نے ہمارے آدمیوں کے ساتھ بڑا بہیمانہ سلوک کیا ہے مگر اس پر بھی ہم نے انتقام نہیں لیا ہے اور ہمیشہ ان سے اچھا سلوک کرتے رہے ہیں جس کی تصدیق وقتاً فوقتاً خود ان قیدیوں نے کی ہے۔

کولمبو ۲۳ ؍اگست حکومت سیلون نے اعلان کیا ہے کہ وُہ کاونٹ برنادوت کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے فلسطین کے ستم رسیدہ پناہگزینوں کی امداد و اعانت کیلئے ۵۰ ہزار روپیہ دے رہی ہے

جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں حیدرآباد کا مسئلہ شامل کر لیا گیا

حیدرآبادی وفد عنقریب لندن پہنچ رہا ہے

پیرس ۲۳ ؍اگست معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے مسئلہ کو محکمہ امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ظہیر الدین احمد نے جمعہ کے روز اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں باقاعدہ طور سے پیش کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایجنڈا میں اس درخواست کو غور وخوض کے لئے شامل کر لیا گیا ہے جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس میں ۲۱ ستمبر سے شروع ہو جائے گا۔

کراچی میں حیدرآباد کے سفارت خانہ کے ایک افسر نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ پچھلے ہفتہ برطانیہ میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل میر نواز جنگ بہادر کراچی آئے تھے مسٹر مشتاق احمد سے انہوں نے صلاح مشورہ کیا تھا۔

یہ درخواست اتحادی قوموں کے میثاق کی دفعہ ۳۵ ۔ ۲ کے تحت پیش کی گئی ہے۔ جس میں مرقوم ہے کہ کوئی ملک جو اتحادی قوموں کا ممبر نہ ہو۔ سکیورٹی کونسل یا جنرل اسمبلی میں کوئی بھی ایسا جھگڑا تصفیہ کے لئے پیش کر سکتا ہے۔ جس میں وُہ بھی ایک فریق ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وُہ ملک یہ مان لے کہ اس باب میں ایسے جھگڑوں کو طے کرنے کے جو اصول بیان کئے گئے ہیں اسکو مانیگا اور جھگڑا نہیں کریگا۔

پتہ چلا ہے کہ سکیورٹی کونسل میں اس معاملہ کی بحث کو کوئی اور ملک اُٹھائے گا ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کون ملک ہے۔

اورینٹ پریس نے خبر دی ہے کہ میر نواز جنگ بہادر اور حیدرآبادی وفد کے دوسرے ممبر شنبہ تک لندن پہنچ جائینگے۔ اس ہفتہ میں لندن کے سیاسی حلقوں میں سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اور کنزرویٹو پارٹی کے بعض ممبر اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کسی طرح حیدرآباد کی حمایت پر راضی ہو جائیں۔ تاکہ جب اسمبلی کے سامنے یہ درخواست پیش ہو۔ تو برطانیہ اس کی مخالفت نہ کرے۔

مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے والوں کیخلاف کاروائی کیجائے

چودھری خلیق الزماں کی پنڈت نہرو اور پنڈت پنتھ سے اپیل

کراچی ۲۳ ؍اگست۔ کل پاکستان مسلم لیگ کے ناظم چودہری خلیق الزماں نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو اور یو۔پی کے وزیر اعظم پنڈت پنتھ سے اپیل کی کہ دہلی اور آگرہ کے فسادات کے سلسلہ میں بیگناہ مسلمانوں پر ظلم وستم کرنیوالوں کے خلاف سخت اقدام کیا جائے۔

ہندوستانی اخبارات کی خبروں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آگرہ میں مسلمانوں کا بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے مہاتما گاندھی کی المناک موت کے بعد بھی مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ اس اسمبلی کے حالیہ اعلان سے صورت حالات نے اور نزاکت اختیار کر لی ہے۔ جس میں ہندوستانی اقلیتوں کو اپنی جداگانہ زبان اور کلچر رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے

وفاداری کا مطالبہ

ہندوستان میں اقلیتوں پر ریاست سے وفاداری کیلئے بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ پاکستان میں کبھی اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اگر اکثریت اپنی قوت اور اقلیتوں کی خیرسگالی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔ تو اقلیتوں سے وفاداری کا مطالبہ کرنے سے کیا حاصل۔

نئے سوال

چودھری صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی رہنماؤں پر یہ واضح ہو جانا چاہیئے۔ کہ برطانوی سامراج نے ہمیں دست وپا بریدہ پاکستان دیا ہے۔ پاکستان کا موجودہ رقبہ تو حکیم کے تمام مسلمانوں کیلئے کافی نہیں اگر ہندوستان نے ہندی مسلمانوں کو محض غلام بنا رکھا تو اس سے پاکستان اور ہندوستان کے لئے نئے متنازعہ فیہ مسائل اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ جلسہ میں حکومت ہند اور حکومت یو۔پی کے مسلمانوں کے ساتھ غیر منصفانہ رویہ پر متعدد قرار دادوں کے بعد طے پایا کہ سرکردہ مسلمانوں کا ایک وفد فسادات کے سلسلہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر سے ملاقات کریگا

پنجاب میں لیگ کے انتخاب

لاہور ۲۳ ؍اگست مغربی پنجاب مسلم لیگ کا جو انتخابی بورڈ آجکل لاہور آیا ہوا ہے۔ اس نے صوبہ کے مختلف ضلعوں کے کارکنوں سے ملاقات کی۔ اور انتخابات کے متعلق بات چیت کی۔

کل شام کو زنانہ مسلم لیگ کے ایک وفد نے بیگم فاطمہ صدر زنانہ مسلم لیگ کی رہنمائی میں بورڈ کے ممبروں سے ملاقات کی۔ انتخابی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ ابتدائی لیگ کا انتخاب یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک ہوگا عرضداشتیں ۲۲ ستمبر تک لی جائینگی۔

ضلع لیگوں کا انتخاب ۲۸ ؍ستمبر سے ۱۷ ؍اکتوبر تک ہوگا۔ اور صوبائی لیگ کا انتخاب ۳۱ ؍اکتوبر کو ہوگا

خان قلات نے ۳۰ ہزار روپے چندہ دیا

کراچی ۲۳ ؍اگست معلوم ہُوا ہے کہ خان قلات نے پاکستان کے جشن سالگرہ پر قائداعظم ریلیف فنڈ اور کشمیر رفیوجی ریلیف فنڈ میں ۳۰ ہزار روپے کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اس میں سے ۲۵ ہزار روپیہ قائداعظم ریلیف فنڈ کے لئے اور دس ہزار روپیہ کشمیر رفیوجی ریلیف فنڈ میں دیا گیا ہے۔

ہند چینی میں پھر جنگ چھڑ گئی

میگاؤانی ۲۳ ؍اگست معلوم ہُوا ہے کہ ہند چینی میں میگاؤں کے قریب فرانسیسیوں اور ہند چینی کے لوگوں میں یکایک جنگ شروع ہو گئی ہے جس میں قریباً پچاس فرانسیسی مارے جا چکے ہیں۔

عرب لشکر کو مُبارکباد

قاہرہ ۲۳ ؍اگست مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ عرب لیجن اور فلسطینی رضا کار قابلِ احترام اور قابلِ مُبارکباد ہیں۔ کیونکہ یہودیوں نے یروشلم پر قبضہ کرنے کے لئے جو مجرمانہ عزائم کر رکھے تھے انہوں نے اُن کو پاش پاش کر دیا ہے اسکے علاوہ انہوں نے دُشمن کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

مشرقی بنگال قحط کے خطرے سے بچ نکلا

کراچی ۲۳ ؍اگست معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کا پہلا سال بغیر کسی غذائی قحط کا سامنا کرنے کے بخیر وخوبی گزر گیا ہے۔ آٹھ سال پہلے کی مردم شماری کے پیش نظر مشرقی بنگال کی آبادی چار کروڑ بیس لاکھ چاول کی پیداوار ۸۰۵ لاکھ ٹن سالانہ اور کھپت ۸۵ لاکھ ٹن سالانہ تھی۔

ان حالات میں تقسیم کے وقت مشرقی بنگال کو غذائی قحط کا خطرہ درپیش تھا۔ مگر جس کامیابی سے مشرقی بنگال کی حکومت نے اس خطرے پر قابو پایا ہے وُہ یقیناً قابلِ داد ہے۔